Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم ہفتہ — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ، ۲۵ امان ۱۳۵۷ ہش ، ۲۵ مارچ ۱۹۷۸ء | نمبر ۶۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدظنّی انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور اسے جہنّم تک پہنچا دیتی ہے

یہ صدق کو جڑ سے کاٹنے والی شے ہے

"بدظنّی انسان کو تباہ کر دیتی ہے یہاں تک کہ جب دوزخی جہنّم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو یہی فرمائے گا کہ تمہارا یہ گناہ ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے بدظنّی کی بعض لوگ اِس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کر دیگا اور نیکوکاروں کو عذاب دیگا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنّی ہے اِس لئے کہ اس کی صفت عدل کے خلاف کرتا ہے اور نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کر دینا اور بے سُود ٹھہراتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ بدظنّی کا انجام جہنّم ہے اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنّی سے نا امیدی اور نا امیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنّم ملتا ہے اور یہ صدق کو جڑ سے کاٹنے والی چیز ہے اِس لئے تم اس سے بچو۔" (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء)

"شر بدظنّی سے پیدا ہوتا ہے قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنّی مت کرو اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو اسی سے مدد مانگو اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں میدان میں تیرے ساتھ ہوں وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنّی کرتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنّی کرتا ہے وہ مجبور کرتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔" (الملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۶)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

بدظنّی کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوتے ہیں

بدظنّی ایک سخت قسم کا جھوٹ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے :۔

ان الظنّ لا یغنی من الحقّ شیئاً (نجم ۲۹)

(ترجمہ) وہ صرف ایک وہم اور ظن میں مبتلا ہیں اور وہم حق کے مقابلہ میں کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ویعذب المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات الظانین باللہ ظنّ السوء علیھم دائرۃ السّوء وغضب اللہ علیھم ولعنھم واعد لھم جھنّم وساءت مصیرًا۔ (فتح ۷)

(ترجمہ) تاکہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ پر بدگمانی کرنے والے ہیں عذاب دے مصیبت کا چکر انہیں پر آئے گا اور اللہ (تعالیٰ) نے ان پر غضب نازل کیا اور اپنی درگاہ سے انہیں دُور کر دیا اور ان کے لئے جہنّم تیار کر رکھی جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔ (مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدظنّی سے بچو کیونکہ بدظنّی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ تجسس نہ کرو ، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو ، حسد نہ کرو ، دشمنی نہ رکھو ، بے رُخی نہ برتو جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ امان ۱۳۵۷ ہش
۲۵ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا وعدہ اور حقوق العباد کی ادائیگی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۰) فرما کر اُمتِ محمدیہ کے افراد کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو اُس کی نگاہ میں حقیقی مومن ثابت کر دیں گے تو وہ انہیں ضرور بالضرور غلبہ عطا کرے گا۔ پھر اُس نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ اُس کی نگاہ میں حقیقی مومن قرار پانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ کے وصف سے اپنے آپ کو مزیّن کریں اور پھر اس کے عملی تقاضے کے طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقّہٗ ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اپنے آپ کو حقیقی مومن ثابت کرنے کے ضمن میں ہم حقوق اللہ کی اہمیت پر گزشتہ شمارہ میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں فی الوقت ہم قرآن مجید کی رُو سے اِس تعلق میں حقوق العباد کی کما حقّہٗ ادائیگی کی اہمیت واضح کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کی رُو سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن ثابت کرنے اور اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا مصداق قرار پانے سے متعلق قرآنی احکام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے خاص طور سے اِس امر پر زور دیا ہے کہ ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والوں میں سے صرف وہی لوگ اُس کی نگاہ میں مومن قرار پائیں گے جو لوگوں کو اُن کے جائز حقوق اور املاک سے محروم کرنے اور زمین میں فساد برپا کرنے سے مجتنب رہیں گے تاکہ لوگ ہر قسم کی زیادتیوں، ناانصافیوں اور جسمانی و روحانی اذیّتوں اور مظالم سے محفوظ ہو کر امن و سکون سے زندگی بسر کر سکیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کے حقیقی مومن ہونے کی حیثیت میں حقوق العباد سے متعلق بعض احکام دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ چاہیئے کہ ماپ اور تول دونوں پورے دیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں ان کے حق سے کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اگر تم مومن ہو تو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان کے حق سے کم نہ دینے اور فساد برپا نہ کرنے کی تلقین فرما کر ہر قسم کے مظالم، زیادتیوں اور ناانصافیوں کا سدِّباب فرمایا ہے اور اِس طرح بہت حکیمانہ انداز میں حقوق العباد کما حقّہٗ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ مومن آپس میں ایک دوسرے کے حقوق تلف نہ کریں بلکہ النّاس کا لفظ استعمال کر کے مومنوں کو ہدایت یہ فرمائی ہے کہ اگر تم مومن ہو تو کسی کا بھی جائز حق تلف نہ کرو خواہ وہ مومن ہو یا غیر مومن۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے کا پابند بنایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہہ کر یہ باور کرایا ہے کہ اگر تم حقوق العباد کو کما حقّہٗ ادا نہیں کرو گے تو تم اپنے زبانی دعویٰ ایمان کی وجہ سے خود اپنی اور دوسروں کی نگاہ میں مومن ہو تو ہو دوسروں کے حقوق تلف کر کے تم میری نگاہ میں مومن قرار نہیں پا سکتے اور اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے مصداق نہیں بن سکتے۔

پھر چونکہ انسان دوسروں کے حقوق اِس لئے تلف کرتا اور اُن کے اموال وغیرہ کو ظلم کی راہ سے اِس لئے ہتھیاتا ہے کہ جو کچھ اُس کے پاس ہے اُس پر وہ قانع نہیں ہوتا بلکہ اور زیادہ حاصل کرنے کی خاطر دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہدایت فرمائی کہ جو کچھ انہیں عطا کیا گیا ہے اس پر ہی قانع رہیں اور جو کچھ دوسروں کو عطا کیا گیا ہے اُسے للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (ہود آیات ۸۶، ۸۷)

ترجمہ:۔ تم ماپ تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور فساد کرتے ہوئے زمین میں خرابی نہ پھیلاؤ۔ اگر تم مومن ہو تو (یقین جانو کہ) اللہ کا (تمہارے پاس) باقی چھوڑا ہوا (مال ہی) تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر لوگ دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر انہیں جسمانی اذیتوں میں ہی مبتلا نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات دوسروں پر سراسر جھوٹے اور گندے الزام لگا کر اُن کی نیک شہرت کو نقصان پہنچانے اور انہیں رُوحانی اذیّت میں مبتلا کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اِس قسم کے ناروا افعال سے بھی مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی ایک سراسر جھوٹے اتہام اور بعض مومنوں کے اسے اندھا دھند درست تسلیم کرنے کا ذکر کر کے انہیں نہ صرف اِس سے باز رہنے کی عمومی تلقین فرمائی بلکہ انہیں آئندہ ہمیشہ کے لئے ایسے ناروا فعل سے مجتنب رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس تاکیدی حکم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (النور آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اللہ تم کو اگر تم مومن ہو اس قسم کی بات دوبارہ کرنے سے ہمیشہ کے لئے روکتا ہے۔

الغرض اِن جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ حقیقی مومن بننے کے لئے حقوق اللہ کی طرح حقوق العباد کو بھی خاص تعہّد کے ساتھ ادا کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر مومنوں کا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے وعدہ کا مصداق بننا ضروری نہیں ہے۔ یہ مہتم بالشان وعدہ اُنہی مومنوں کے حق میں پورا ہوتا ہے جو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر حقوق اللہ و حقوق العباد کو اپنی استعداد کی آخری حد تک ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔

جس کام کو خدا نے اپنے ذمّہ لیا ہوا ہو اُس میں دخل نہیں دینا چاہیئے

ارشاد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"یہ سُنّت ہے کہ جب خدا کا کام بندہ اپنے ذمّہ لے لیتا ہے تو خدا اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ ایک مجلس میں بیٹھے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بھی اُس جگہ تشریف رکھتے تھے۔ وہاں ایک شخص آپؓ کو گالیاں دینے لگا۔ آپؓ خاموش رہے۔ جب اُس نے زیادہ سختی کی تو حضرت ابو بکرؓ نے اُس کو جواب دیا۔ اِس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک آپ خاموش رہے خدا کے فرشتے اُسے جواب دیتے رہے لیکن جب آپ نے خود جواب دینا شروع کیا تو وہ چلے گئے۔ پس جس کام کو خدا تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لیا ہوا ہوتا ہے اگر بندہ اُس میں دخل دے تو خدا اُسے چھوڑ دیتا ہے لیکن اگر بندہ صبر کرے اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ جلد یا بدیر اس کا بدلہ لے لے گا تو خدا اس کا بدلہ لے لیتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں تیرہ سال تک اور پھر مدینہ میں جا کر بھی دشمن نے گالیاں دیں اور تنگ کیا۔ نہ صرف ایک دن، نہ صرف ایک ماہ، نہ صرف ایک سال بلکہ اِس وقت تک مخالفین آپؐ کو گالیاں دے رہے ہیں اور تورات کی پیشگوئی کے مطابق کہ حضرت اسمٰعیلؑ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ امجد تھے اُن کے خلاف اُن کے بھائیوں کی تلوار ہمیشہ اُٹھی رہے گی آپؐ کو لوگ (یعنی دشمنانِ اسلام) گالیاں دیتے رہتے ہیں لیکن خدا نے اس کا علاج اپنے ذمّہ لے رکھا ہے۔ اور اس سے بہتر علاج ہی اس کا کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام میں داخل کر دے لیکن اسلام میں داخل کرنا ہمارے اختیار میں نہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک یہودی نے چٹھی لکھی کہ میں وہ شخص تھا کہ شاید ہی کسی کے دل میں میرے دل سے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دشمنی ہو بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سُنتے ہی مجھے اشتعال پیدا ہو جاتا تھا۔ لیکن آپ کے مبلّغوں سے اسلام کی خوبیاں سُن کر اب میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ میں رات کو نہیں سوتا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج لوں۔ بھلا ہماری گالیوں سے سلسلہ کی کیا خدمت ہو سکتی ہے۔ اگر ہم دعا کریں کہ اے خدا! تیرا وعدہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ سچا ہے تو آپ اس کا علاج کر، اور اس وعدہ پر اعتماد رکھ کے چُپ رہیں تو خدا خود ہی انتظام کرے گا۔ اور اگر تم نے خود اس میں دخل دینا شروع کر دیا تو تم بیعت میں رخنہ ڈالنے والے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ کو پسِ پشت ڈالنے والے اور سلسلہ کو بدنام کرنے والے ہو گے۔"

(الفضل ۱۳ مئی ۱۹۳۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی شریعت کے قیام سے متعلق

حضرت مصلح موعودؓ کے بعض اہم ارشادات

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعثت کا یہ عظیم الشان مقصد تھا کہ وہ دین حق جو مسلمانوں کی بے اعتنائی و بے راہروی کی وجہ سے جانکنی کے عالم میں تڑپ رہا تھا اور جس کو بعض دشمنان حق بے جان لاشہ تصور کرتے تھے اس کو اپنے اعجاز مسیحائی سے زندہ کریں اور آسمانی تائیدات و برکات کی دولت حسن سے اس کو اس قدر جاذب نگاہ اور دلکش بنا دیں کہ مسلمان اس کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں اور غیر مسلم دنیا اس تصویر کے حسن خد و خال کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہونے پر مجبور ہو۔

چنانچہ یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کی تبیین و وضاحت کے لئے خود خداوند عالم نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا۔

"یُحْیِی الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ"

کہ آپ کو اس لئے دنیا میں مبعوث کیا گیا ہے کہ تا آپ دین حق کو زندہ اور شریعت اسلامیہ کو قائم کریں۔ چنانچہ ہر وہ شخص جو گزشتہ نوے سالہ دور کے تغیرات و انقلابات پر غور کرے گا۔ اس کو ماننا پڑے گا کہ اس مدت میں جو کچھ رونما ہوا ہے وہ اسی آسمانی منصوبہ کی تکمیل کی طرف دنیا کو کھینچ لانے کا سبب بنا ہے۔ یہاں تک کہ آج اگر غیر مسلم دنیا اسلام کے سرچشمۂ حیات سے اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے بے تاب ہے تو خود علماء اسلام قیام شریعت کے لئے بے چین ہیں۔

پس ان حالات میں ہم جو خود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل سمجھتے ہیں اور دنیا میں تجدید و احیائے دین کے اس عالمگیر آسمانی منصوبہ کو بروئے کار لانے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم سوچیں کہ آخر یہ آسمانی منصوبہ کس طرح منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگا اور اس کو عملی دنیا میں اجاگر کرنے کے لئے ہمیں کن ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ہوگا؟ تا اسلام دنیا میں زندہ اور شریعت دنیا میں قائم ہو۔

سو ہمیں اس بات کو کبھی بھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ خدا کے مسیح اور مہدی نے جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد سے یہ عہد لے رکھا ہے کہ وہ قرآن شریف کی حکومت کو کلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول ؐ کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ اور پھر جماعت کو واشگاف لفظوں میں یہ وارننگ دی تھی کہ:۔

"تم ہوشیار ہو جاؤ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے"

(کشتی نوح)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نوے سال قبل جماعت احمدیہ کو برپا کرتے وقت الہام الٰہی سے یہ اعلان فرمایا تھا کہ اس خدائی جماعت کے قیام کا یہ عظیم الشان مقصد ہے کہ وہ دنیا میں قال اللہ و قال الرسول ؐ کو اپنا دستور العمل بنائے اور قرآن شریف کی حکومت دنیا میں قائم کرے تا مغربی تہذیب کے بعد کو مٹا کر اسلام کے عقائد، اس کی شریعت اس کے تمدن، اس کی تہذیب، اس کے علوم، اس کے اقتصاد، اس کی سیاست اس کی معاشرت اور اس کے اخلاق کو قائم کیا جائے۔ (انقلاب حقیقی صفحہ ۱)

چنانچہ جماعت احمدیہ کے قیام کا یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری خواہش ہے تو یہ۔ ہمارا ارادہ ہے تو یہ۔ ہماری امنگ ہے تو یہ۔ ہمارا مقصود ہے تو یہ۔ ہمارا مطلوب ہے تو یہ کہ ہم چاہتے ہیں کہ پھر دنیا میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو۔ پھر دنیا پر قرآن مجید کی حکومت ہو"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۴۶ء)

حضورؓ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہاماً بتائی گئی۔ یہی ہے کہ یُحْیِی الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کہ وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ شریعت جو مٹ چکی ہے جو ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے۔ مسلمانوں کے عوام اس پر عمل پیرا ہیں اور نہ علماء۔ بلکہ اس کا علم بھی کسی کو نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو کہا تھا کہ فقیہ جو کہتے ہیں وہ کرو جو کرتے ہیں وہ نہ کرو۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ جو کہا جاتا ہے وہ بھی اسلام کے خلاف ہے اور جو کیا جاتا ہے۔ وہ بھی اسلام کے خلاف ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہزاروں توہمات اور رسومات کے نیچے دبے ہوئے اسلامی آثار کو پھر نکالیں"

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۳۸ء)

پس یہ ہے وہ عظیم الشان مقصد اور ہماری محبوب ترین خواہش جس کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا اور ہم اس جماعت میں شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو"

(۲) جماعت احمدیہ کے جدید نظام کے اس عظیم الشان مقصد کو بیان کرنے کے بعد اب ہم ان فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف آتے ہیں جن کو سرانجام دے کر ہم اس مقصد کو معرض ظہور میں لا سکتے ہیں۔ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کوئی دین اور کوئی سلسلہ دین اور سلسلہ کہلانے کا مستحق نہیں جب تک اس کے آئین اور قوانین کی پابندی جس طرح دلوں میں ہے اسی طرح ظاہر میں نہ کی جائے۔ اگر ہم دنیا کے سامنے اسلام کی آئندہ حکومت کا نقشہ کھینچتے چلے جاتے ہیں لیکن جہاں جہاں خدا نے ہمیں اس آئین اور قانون کو دنیا میں جاری کرنے کی طاقت بخشی ہے وہاں ہم اس آئین اور قانون کو جاری نہیں کرتے تو ہم ہرگز اپنے دعویٰ میں سچے نہیں کہلا سکتے اور نہ لوگوں کی نگاہ میں کسی عمدہ پروگرام کو جاری کرنے والے قرار پا سکتے ہیں"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۴۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد گرامی اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ آپ نے انگریزی عہد حکومت میں ہی جماعت احمدیہ کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ جہاں جہاں خدا نے ہمیں طاقت بخشی ہے۔ وہاں وہاں اگر ہم اسلامی آئین اور قانون کو جاری نہیں کرتے تو ہم ہرگز اپنے دعویٰ میں سچے نہیں کہلا سکتے اور نہ ہی ہم لوگوں کی نگاہ میں کسی عمدہ پروگرام کو جاری کرنے والے قرار پاتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ہم خود اس آئین کی بے حرمتی کرنے والے ٹھہرتے ہیں جسے کہ ہم دنیا میں سلامتی اور آخرت میں نجات کا باعث قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضورؓ نے اپنے عہد خلافت میں بار بار جماعت کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اسلامی شریعت کے احکام کا ایک وہ حصہ ہے جو حکومت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ایک وہ حصہ ہے جو افراد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ دنیا کو اسلامی حکومت کی شاندار جھلک دکھانے کے لئے ان احکامات پر سختی سے عمل کریں جو افراد سے تعلق رکھتے ہیں۔ تا دنیا اس کے حسین نتائج کو دیکھ کر اسلامی تعلیمات کی طرف راغب ہو اور بالآخر اسے قبول کرنے پر مجبور ہو۔

حضورؓ اپنے پر معارف اور شہرہ آفاق لیکچر "انقلاب حقیقی" میں فرماتے ہیں:۔

"شریعت کے احکام کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ جس کا تعلق حکومت سے ہے اور ایک وہ جس کا تعلق نظام سے ہے۔ جو امور حکومت سے تعلق رکھتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے اسلام کا یہ حکم ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹو یا اسلام کی تعلیم ہے کہ قاتل کو فردی طور پر قتل نہ کیا جائے بلکہ وارثوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو اسے قتل کی سزا دلائیں اور چاہیں تو معاف کر دیں۔ مگر یہ اسلامی حکم چونکہ حکومت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہم انہیں ابھی جاری نہیں کر سکتے۔"

"مگر شریعت کے بعض حصے ایسے ہیں کہ باوجود ان کے سیاسی اور نظام کے ساتھ متعلق ہونے کے گورنمنٹ ان میں دخل نہیں دیتی کیونکہ اس نے خود اجازت دی ہوئی ہے کہ ایسے مقدمات کا جو قابل دست اندازی پولیس نہ ہوں۔ آپس میں تصفیہ کر لیا جائے۔ پس اسلامی شریعت کا وہ حصہ جس میں حکومت دخل نہیں دیتی اور جس کے متعلق گورنمنٹ نے ہمیں آزادی دی ہوئی ہے کہ ہم اس میں جس رنگ میں چاہیں فیصلہ کریں ہمارا فرض ہے کہ اس حصہ کو عملی رنگ میں اپنی جماعت میں قائم کریں اور اگر شریعت کے کسی حصہ کو قائم کر سکتے ہیں مگر قائم نہ کریں۔ تو یقیناً اس کے ایک ہی معنی ہوں گے۔ اور وہ یہ کہ ہم شریعت کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ پس ایسے اس نہایت اہم اور ضروری مقصد کے لئے ہمیں عملی قدم اٹھانا چاہیئے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے اختیار میں رکھا ہوا ہے اور جماعت کے کسی فرد کی کمزوری یا ٹھوکر کا کوئی لحاظ نہیں کرنا چاہیئے۔"

(انقلابِ حقیقی صفحہ ۱۲۱-۱۲۲)

حضورؓ اس بارے میں مزید فرماتے ہیں:-

"حکومت کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں بہت تھوڑی ہیں اور ان کا دائرہ بہت ہی محدود ہے۔ باقی زیادہ تو ایسی ہیں کہ ہم حکومت کے بغیر بھی ان کو رائج کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی توحید اور عرفان کی خواہش دل میں رکھنا اور اس کے لئے جدوجہد کرنا صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنا اور ان کو دنیا میں رائج کرنا قربِ الٰہی کے حصول کی کوشش کرنا دیانت، امانت، راست بازی وغیرہ سینکڑوں باتیں ہیں جن کا حکومت سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیا اگر ہمارے پاس حکومت نہ ہو تو ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ذکرِ الٰہی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کو گھلا نہیں سکتے۔ دیانت اور امانت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ سچ نہیں بول سکتے۔ یقیناً یہ سب کچھ ہم کر سکتے ہیں اور اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام کی تعلیم بغیر حکومت کے قائم نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۲۱ر جنوری ۱۹۳۸ء)

پھر فرماتے ہیں:-

"یہ خیال کر کے بیٹھ رہنا بالکل نامناسب ہے کہ اسلامی تعلیم کا قیام اسلامی حکومت کے ساتھ وابستہ ہے ایسی باتیں جو ننانوے فیصدی ہوں گی جو اسلامی حکومت سے تعلق رکھتی ہیں رہ جاتی تو ایک فیصدی ایسی ہیں جو بغیر حکومت کے نہیں قائم ہو سکتیں مگر ان پر عمل کو اس وقت تک ترک کرنا جب تک ان پر عمل کرنے کا وقت آ جائے۔ بیہودگی ہے۔"

(الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۳۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات سے ظاہر ہے کہ آپؓ نے انگریزی حکومت کے عہد میں اس بات کو غلط قرار دیا تھا کہ اسلامی حکومت کے بغیر اسلامی شریعت یا اسلامی آئین پر عمل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضور نے جس زمانے میں بار بار اس امر پر زور دیا تھا کہ اسلامی شریعت کے احکام کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ حصہ ہے جس کا تعلق حکومت کے ساتھ ہے اور دوسرا وہ حصہ ہے جس کا تعلق افراد سے ہے۔ چنانچہ حکومت سے تعلق رکھنے والے احکام کی تعداد تو بمشکل [illegible] ہوگی جبکہ افراد سے تعلق رکھنے والے احکام نوے فی صد ہیں اس لئے اگر ان نوے فی صد احکام کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ باقی دس فی صد احکام جن کا تعلق حکومت سے ہے ان پر عمل اس کے لئے ناممکن ہے تو وہ بیوقوفی کا مرتکب ہوتا ہے۔

پس ان ارشادات کی روشنی میں احبابِ جماعت کا یہ اہم فرض ہے کہ وہ جس جس ملک میں بھی بستے ہیں اور وہاں کی حکومت جن جن معاملات میں ان کو آزادی بخشتی ہے وہ اسلامی شریعت کے مطابق ان میں عمل کریں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بری الذمہ نہ ہوں گے۔ چنانچہ حضورؓ نے اس بارہ میں یہاں تک تعہد فرمایا ہے کہ احبابِ جماعت کو ہدایت فرمائی تھی کہ جملہ احبابِ جماعت سے یہ عہد لیا جائے کہ جن امور میں حکومت ان کو اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہونے کی اجازت دیتی ہے وہ ضرور عمل کریں۔

حضورؓ فرماتے ہیں:-

"لوگوں سے اقرار لئے جائیں کہ وہ آئندہ اسلامی تمدن اور تہذیب کے مطابق عمل کریں گے اور جہاں تک حکومت کا قانون ان کو اجازت دیتا ہے تمدنی، معاشرتی اور دوسرے معاملات میں اسلامی تعلیم رائج کریں گے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں بعض چیزیں چونکہ چل پڑی جاتی ہیں ان کا نکالنا مشکل ہوتا ہے اس لئے اس کام پر سخت جدوجہد کرنی ہوگی۔ مثلاً بددیانتی اور محنت نہ کرنے کا مرض ہے یہ ایسا مرض ہے جو بہت ہی خطرناک اور بہت نقصانات کا موجب ہے۔"

(الفضل ۲۱ر جنوری ۱۹۳۸ء)

(باقی)

کپاس کی کاشت

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب باجوہ ایگریکلچرل آفیسر ماچھی سلطان جھنگ

کپاس ہمارے ملک کی ایک نقد آور فصل ہونے کے علاوہ زرمبادلہ کمانے کا اہم وسیلہ ہے۔ کپاس کی پیداوار ہماری ملکی معیشت پر خاص طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ آپ وہ تمام عوامل جو کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے ضروری ہیں بروئے کار لائیں۔ اس سے آپ خوشحال ہوں گے۔ آپ کا ملک خوشحال ہوگا اور قوم طاقتور ہوگی۔

کپاس کی کاشت کے لئے بعض ضروری عناصر

(۱) زمین کا انتخاب: میرا زمین نہایت موزوں ہے۔ زیادہ ریتلی کلراٹھی سیم زدہ اور بہت سخت قسم کی زمین چنداں موزوں نہیں۔

(۲) زمین کی تیاری: زمین کی تیاری نہایت عمدہ ہو اور کھیت ہموار ہو۔

(۳) بیج کا انتخاب: اے سی ۱۳۴ اور بی ۵۵۷ کاشت کریں۔ بیج تندرست اور عمدہ ہو۔

(۴) شرح بیج: دس تا بارہ سیر فی ایکڑ بیج ہونا چاہیئے۔

(۵) وقت کاشت: مئی کا سارا مہینہ نہایت موزوں ہے۔

(۶) طریقہ کاشت: خرلیف ڈرل یا پور کے ساتھ لائنوں میں کاشت کریں۔

(۷) پودوں کی تعداد: پودوں کا درمیانی فاصلہ ۹-انچ تا ایک فٹ ہونا چاہیئے کل تعداد بیس تا چوبیس ہزار ہو۔

(۸) ناغے پر کرنا: کھیت میں ناغوں کا پر کرنا بہت ضروری ہے۔

(۹) چھدرائی کرنا: پودوں کا درمیانی فاصلہ صحیح کرنے کے لئے چھدرائی بہت ضروری ہے۔

(۱۰) گوڈی کرنا: کپاس کو دو خشک گوڈیاں ضرور کریں۔

(۱۱) کھاد کا استعمال: بجائی کے وقت ایک بوری ڈی اے پی اور پھول آنے پر ایک بوری یوریا ڈالنی چاہیئے۔

(۱۲) آبپاشی: پانی بوقت ضرورت دیں۔ پہلا پانی بجائی کے ۳۵ یا ۴۰ روز بعد دینا چاہیئے لیکن پھول آنے پر پانی دینا نہ بھولیے۔

(۱۳) نقصان دہ کیڑوں کا انسداد: کیڑے کپاس کا ۳۰ فیصد حصہ ضائع کر دیتے ہیں اس لئے اسے ان کے حملے سے بچائیں۔

(۱۴) چنائی: پندرہ بیس دن کے وقفہ سے اوس ختم ہونے پر چنائی کریں۔

نوٹ

(i) کپاس میں چارہ ہرگز نہ ڈالیں اس سے ۱۰ فیصد پیداوار کم ہو جاتی ہے۔
(ii) گوڈی یا گوڈی بذریعہ ٹریکٹر کریں۔
(iii) کپاس کی پیداوار بڑھانا قومی فریضہ ہے۔

○

درخواست دعا

میں دورے کے دوران اچانک ریل گاڑی سے گر پڑا جس کی وجہ سے میرے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ دو ماہ سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک عنایت اللہ۔ مراقب خدام الاحمدیہ۔ حال دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۵۴۵

مَیں نعیم احمد کاہلوں ولد مسعود احمد صاحب کاہلوں۔ قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال، پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۸-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نعیم احمد کاہلوں ولد مسعود احمد چوہدری۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ بیومانٹ روڈ کراچی ۴۔

گواہ شد۔ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۳۔

گواہ شد۔ رفاقت اللہ خان ولد محمد عبد اللہ صاحب۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۶

مَیں طارق محمود کاہلوں ولد چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں قوم کاہلوں جٹ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ طارق محمود کاہلوں ولد چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں ماڈرن موٹرز لمیٹڈ بیومانٹ روڈ کراچی ۴۔

گواہ شد۔ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۳۔

گواہ شد۔ شمس داؤد کھوکھر ولد مولوی صدر الدین صاحب کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۷

مَیں سلیمہ اختر شیخ زوجہ شیخ عنایت اللہ صاحب قوم شیخ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ۸ تولہ ۴۰۰۰/- روپیہ

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپیہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلیمہ اختر زوجہ شیخ عنایت اللہ صاحب لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اسحاق چوہدری وصیت ۱۶۹۱۳

گواہ شد۔ الطاف حسین وصیت ۸۶۸۹

ضروری اعلان

محترم امراء و صدر صاحبان جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ کا ایک ضروری اجلاس برائے انتخاب امیر ضلع جھنگ ۳۱/۳/۷۸ بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محراب کے قریب دائیں جانب منعقد ہوگا۔ براہ کرم سب امراء و صدر صاحبان اس اجلاس میں ضرور شامل ہوں۔

خاکسار الحاج محمد بشیر احمد علی
امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ

مختلف جماعتوں میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے

مندرجہ ذیل مقامات سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعتوں نے "یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کی تقریب پر جلسے منعقد کئے۔

حیدرآباد (سندھ)۔ اوکاڑہ۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ بدین (سندھ)۔ پی اے ایف کھوسکی ضلع بدین (سندھ) جتوئی ضلع مظفرگڑھ۔ چک منگلا ضلع سرگودھا۔ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر۔ چکوال ضلع جہلم۔ خیرپور (سندھ)۔ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ دوالمیال ضلع جہلم۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ رحیم یار خان۔ ظفرآباد نئی لابینی (سندھ)۔ قمرآباد ضلع نوابشاہ (سندھ)۔ کنری (سندھ)۔ گجرات۔ لدھڑ کرم سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ مارٹن روڈ کراچی۔ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)۔

پتہ درکار ہے

مکرم چوہدری ولایت محمد صاحب طاہر وصیت نمبر ۷۶۵۹ ولد چوہدری سردار خان صاحب کا موجودہ ایڈریس دفتر ہذا کو درکار ہے۔ اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کا ایڈریس کسی اور دوست کو معلوم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ۔ امام میموریل ہسپتال بلاک نمبر ۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم عزیز احمد صاحب قریشی وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۶/۲ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:-

(۱) مجیب احمد صاحب قریشی (۲) رفیع احمد صاحب (۳) سراج احمد صاحب (۴) رفیق احمد صاحب (۵) زبیر احمد صاحب پسران مرحوم (۶) آنسہ نصیر صاحبہ (۷) آنسہ عزیزہ صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۶/۲ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ ہم تمام وارثان مرحوم کے نام حسب شریعت منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ معرفت ہاکورا فارمیسی مین بازار وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ڈاکٹر ایس ایم عبد اللہ ہاکورا صاحب وفات پا چکے ہیں۔

مرحوم کی ذاتی امانتوں میں مبلغ ۶۲۹۲/۱۷ روپے موجود ہیں۔ امانت ۲۱۶۵/۲۹-۲۳۰ صدر انجمن میں مبلغ ۳۴۹۲/۱۷ روپے اور امانت ۲۳۵/ف-۱۵/۵ صدر انجمن میں مبلغ ۲۸۰۰/- روپے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں جنہیں رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) منیر عبد اللہ صاحب (۲) ناصر عبد اللہ صاحب (۳) سعادت عبد اللہ صاحب (۴) طاہر عبد اللہ صاحب پسران مرحوم (۵) قیصرہ عبد اللہ صاحبہ (۶) مجاہدہ عبد اللہ صاحبہ (۷) شاہدہ عبد اللہ صاحبہ (۸) زاہدہ عبد اللہ صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۶۲۹۲/۱۷ روپے بعد منہائی مرحوم کا حصہ وصیت بقیہ رقم مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۵۰۰-۶۲۵ ماہوار وظیفہ

پر سیلز ایجنٹس (میٹریکولیٹس) اور سیلز آفیسرز (گریجوایٹس) کو علمی و عملی تربیت دی جائیگی۔ کامیاب ہونے والوں کیلئے استقلال، تیز رفتار ترقی اور درخشاں مستقبل کی خوشخبری۔

درخواستیں مع نقول سندات و تصدیق امیر صاحب یا صدر صاحب ۳۰ مارچ تک بھیج دی جائیں۔

سیلز مینیجر
کیورسٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۸۰۔ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

(فرمودہ ۲۴ امان ۱۳۵۷ ہش / ۲۴ مارچ ۱۹۷۸ء بمقام جامع مسجد اقصیٰ ربوہ)

ربوہ ۲۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلامی تعلیم محض ایک فلسفہ نہیں ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس پر عمل کر کے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرے اس کا تعلق زندگی کے ہر شعبہ اور ہر پہلو سے ہے یہ افراد کو ان کی انفرادی ذمہ داریاں بھی بتاتی ہے اور اجتماعی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ یہ ایک کامل تعلیم ہے اسی لئے فرمایا کہ الخیر کلّہ فی القرآن (الہام حضرت مسیح موعودؑ) کہ ہر قسم کی خیر اور بھلائی اس میں موجود ہے لیکن محض ایک کتاب کافی نہیں ہے جب تک کہ اس پر عمل کرنے کا نمونہ بھی موجود نہ ہو اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کا کامل نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں موجود ہے کیونکہ آپ انسانی زندگی کے ہر قسم کے حالات میں سے گذرے اور ہر حالت میں آپ نے کامل نمونہ پیش فرمایا حضور نے فرمایا کامل کتاب اور کامل نمونہ سے جو آخری نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کی اتباع کرتے ہوئے اپنی تمام استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کر کے خدا کے اور اس کی مخلوق کے تمام حقوق کو ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے محض انفرادی کوشش کافی نہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیں تعاونوا علی البرّ والتقوٰی کا حکم دیا گیا ہے حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی اجتماعی ذمہ داری محض چندے دینے سے پوری نہیں ہوتی چندہ تو ہمارے مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے ورنہ ہماری اصل ذمہ داری یہ ہے کہ ہم دین کی تبلیغ و اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کی فکر کریں۔ اب ہماری جماعت کی چوتھی نسل کی پیدائش شروع ہو چکی ہے یہ نسل جب جوان ہو گی تو غلبۂ اسلام کی جدوجہد ایک ایسے زمانہ میں داخل ہو چکی ہو گی جو ہمارے نزدیک غلبۂ اسلام کا زمانہ ہو گا۔ غلبۂ اسلام کے یہ معنے نہیں ہیں کہ حکومتیں بدل جائیں گی بلکہ یہ ہیں کہ اسلام کی حسین تعلیم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان کے جلوے دنیا کی اکثریت کے قلوب کو موہ لیں گے۔

اسلام میں جو لوگ نئے داخل ہوں گے وہ یہ مطالبہ کریں گے کہ عملی زندگی میں اسلام کے نمونے ہمارے سامنے پیش کرو ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب ہمیں زبان سے نہیں بلکہ عمل سے دینا ہو گا یہ عملی نمونہ ہی ہماری آئندہ نسلوں کی راہنمائی کر سکتا ہے اس نمونے کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کے لئے جو اخراجات ہم کرتے ہیں ان کے لئے ہم چندے دیتے ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اصل اہمیت چندوں کی نہیں ہے بلکہ اس کام کی ہے جو ان چندوں سے ہوتا ہے۔ ہماری سب ضروریات تو اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے پوری کرتا ہے جماعت خدا کے فضل سے اتنی مالی قربانی کرنے والی ہے اور پھر اس کی اس قربانی میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت ڈالتا ہے کہ دوسرے اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ مالی قربانی کے ذکر کے ضمن میں حضور نے جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام میں اب ایک ماہ اور چند دن اور باقی رہ گئے ہیں اسلئے عہدیداران جماعت اور احباب کو چاہیئے کہ وہ لازمی چندہ جات کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو وقت کے اندر پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ پھر ہم اپنی اصل ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے، ان کی صحیح تربیت کرنے اور اپنی تمام دینی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم

امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی تاریخ جلد چہارم انشاء اللہ مجلس مشاورت تک شائع ہو کر آجائے گی کتاب کی قیمت بیس روپے ہو گی۔ ڈاک میں کتاب بعض دفعہ ضائع ہو جاتی ہے اس لئے لجنات نمائندگان جو یہاں مشاورت کے موقع پر آئیں گے کے ذریعہ کتاب منگوالیں۔ جلد سے جلد اطلاع دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پروگرام مطالعہ کتب میں تبدیلی

ماہ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "راز حقیقت" کی بجائے "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر کی گئی ہے مجالس مطلوبہ کتب مرکز سے منگوا کر خدام سے مطالعہ کرائیں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۴ مارچ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں محمد رمضان صاحب صدر جماعت احمدیہ مہدی پور ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم محمد شریف صاحب دار الصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام محمود انور رکھا ہے۔ احباب جماعت اس کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار علی حیدر وائل سابق مبلغ اکرا۔ گھانا۔ دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ دسمبر ۱۹۷۷ء کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد خان اشرف معلم وقف جدید ادرحمان ضلع سرگودھا)

(۳) اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے عبد الباسط قیصر ہاشمی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ دوستوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو کام کرنے والی نیک، صالح لمبی عمر عطا فرمائے اور خاندان کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

(حاجی عبد القادر ہاشمی، ڈلیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ)

(۴) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بیٹی ڈاکٹر جاویدہ طاہر اہلیہ کیپٹن طاہر احمد صاحب کو ۱۲ مارچ ۱۹۷۸ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری غلام حسین صاحب آف داؤد آئرن سٹور کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، صاحب عمر، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد یونس لیبر وارڈن ریلوے۔ راولپنڈی)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات مسجد مبارک ربوہ میں برادرم عزیزم شیخ دبیر احمد گوہر ابن شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم آف چک 62 ب بھکر کا نکاح عزیزہ طاہرہ یاسمین بنت مکرم ملک فضل الٰہی صاحب آف بھیرہ کے ہمراہ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار محمود احمد منیب مربی سلسلہ احمدیہ بھکر احمدیہ دار المطالعہ بھکر ضلع میانوالی)

ھوالشافی
شفتل برسیم سے ہونیوالے اپھارہ کی دوا
"اکسیر اپھارہ"
فی پیکٹ -/۲، فی درجن -/۱۹، فی گروس -/۱۹۲
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴